غزل

میرؔ تقی میرؔ

(1722-1810)

اردو کے پہلے عظیم شاعر جنہیں ’خدائے سخن‘ کہا جاتا ہے

رنج کھینچے تھے داغ کھائے تھے
دل نے صدمے بڑے اٹھائے تھے

پاسِ ناموسِ عشق تھا ورنہ
کتنے آنسو پلک تک آئے تھے

وہی سمجھا نہ ورنہ ہم نے تو
زخم چھاتی کے سب دکھائے تھے

اب جہاں آفتاب میں ہم ہیں
یاں کبھو سرو و گل کے سائے تھے

کچھ نہ سمجھے کہ تجھ سے یاروں نے
کس توقع پہ دل لگائے تھے

فرصتِ زندگی سے مت پوچھو
سانس بھی ہم نہ لینے پائے تھے

میرؔ صاحب رلا گئے سب کو
کل وے تشریف یاں بھی لائے تھے

بحر کا نام:

بحرِ خفیف مسدس سالم، مخبون، مخبون محذوف مُسکّن

ارکان:

فاعِلاتُن مَفاعِلُن فَعْلُن

-+-+ -++-++ -+-++-+

ردیف: تھے

قافیہ / قوافی:

کھائے، اٹھائے، آئے، دکھائے

سائے، لگائے، پائے، لائے

عبید اعظم اعظمی

www.azmi.in

09/10/2018